از عدالتِ عظمیٰ

چولامنڈلم انویسٹمنٹس اینڈ فینانس کمپنی پرائیویٹ لمیٹڈ۔

بنام

رادیکا سنتھٹیکس ودیگر

تاریخ فیصلہ:16 جنوری 1996

[اے ایم احمدی، چیف جسٹس۔ اور بی پی۔ جیون ریڈی، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:

دفعات 9، 10، 20، 25 — رقم کی بازیابی کے لیے مقدمہ -دائرہ اختیار- بمبئی اور مدراس کی عدالت عالیہان جن کا دائرہ اختیار ہے -فریقین مدراس عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار میں پیش ہونے پر رضامند- مدعی نے مدراس عدالت عالیہ میں مقدمہ دائر کیا- قرار پایا کہ، جہاں دو عدالتوں کا دائرہ اختیار ہوتا ہے، معاہدہ کے ذریعے فریقین ایک عدالت کے دائرہ اختیار میں جمع ہو سکتے ہیں اور دوسری عدالت کے دائرہ اختیار کو خارج کر سکتے ہیں۔-اسی موضوع کے نسبت میں بمبئی عدالت عالیہ میں بعد میں دائر کیا گیا ایک اور مقدمہ مدراس عدالت عالیہ میں منتقل کر دیا گیا۔

آئین ہند:

آرٹیکل 139 اے (2)- خلاف معاہدہ کا الزام لگانے والا دعویٰ- مدعی نے مدراس عدالت عالیہ میں مقدمہ دائر کیا- مدعا علیہ دائرہ اختیار پر کوئی اعتراض نہیں اٹھا رہا ہے-بعد میں مدعا علیہ نے اسی موضوع کے نسبت میں بمبئی عدالت عالیہ میں ایک اور مقدمہ دائر کیا- بمبئی عدالت عالیہ میں زیر التواء مقدمے کو مدراس عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کی درخواست -اجازت دی گئی۔

لیٹرز پیٹنٹ (بمبئی عدالت عالیہ)۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شق 12-خلاف اقرار معاہدہ سے پیدا ہونے والا دعویٰ-فریقین مدراس عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار میں پیش ہونے پر رضامند-رقم کی وصولی کے لیے مقدمہ مدراس عدالت عالیہ میں دائر-مدعاعلیہ دائرہ اختیار پر کوئی اعتراض نہیں اٹھا رہا ہے-مدعاعلیہ نے بعد میں بمبئی عدالت عالیہ کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اسی موضوع کے نسبت بمبئی عدالت عالیہ میں ایک اور مقدمہ دائر کیا-قرار پایا کہ، لیٹرز پیٹنٹ کی شق 12 کے تحت دی گئی اجازت فریقین کے درمیان قرارداد کے پیش نظر مدراس عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کو خارج نہیں کر سکتی۔

منتقلی پٹیشن نمبر 870، سال 1993 میں درخواست گزار کا اندراج شدہ سرشتہ مدراس میں تھا۔اس نے مدعاعلیہان کے خلاف مدراس عدالت عالیہ میں اس بنیاد پر دیوانی مقدمہ دائر کیا کہ انہوں نے 26.4.1989 کے کرائے کی خریداری کے قرارداد اور فریقین کے درمیان کیے گئے اضافی معاہدوں کے تحت واجب الادا رقم ادا نہیں کی۔ مقدمے کی شکایت میں کہا گیا ہے کہ مقدمے کی بنائے نالش جزوی طور پر مدراس میں پیدا ہوا جہاں معاہدوں کے تحت رقم واجب الادا اور قابل ادائیگی تھی۔ کرایہ کی خریداری کے قرارداد میں یہ بھی طے کیا گیا تھا کہ قرارداد سے متعلق کسی بھی تنازعہ سے پیدا ہونے والی ثالثی یا قانونی کارروائی پر مقدمہ چلانے کا دائرہ اختیار صرف مدراس عدالتوں کے پاس ہوگا۔جواب دہندگان نے دائرہ اختیار کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں اٹھایا۔ بعد میں، مدعاعلیہان نے درخواست گزار کے خلاف بمبئی عدالت عالیہ میں مقدمہ دائر کیا جس میں درخواست گزار نے مذکورہ کرائے کی خریداری کے قرارداد کی قیود کی تعمیل کرنے میں مؤخر الذکر کی طرف سے ناکامی کے لیے ہرجانے کا دعوی کیا۔درخواست گزار نے مقدمہ نمبر 6920، سال 1992 کو مدراس عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کے لیے منتقلی پٹیشن (ٹی پی نمبر 870، سال 1993) دائر کی۔ جواب دہندگان نے ٹی پی نمبر 96، سال 1994 پر بھی دائر کیا۔ جواب دہندگان نے منتقلی پٹیشن نمبر 93/870 کی اس بنیاد پر مخالفت کی کہ درخواست گزار کا بھی بمبئی میں سرشتہ تھا، پوری دستاویزات بمبئی میں کی گئیں، جواب دہندگان کی طرف سے کی گئی ادائیگیاں بمبئی میں کی گئیں اور بنائے نالش پورا سبب بمبئی میں پیدا ہوا۔ اور یہ کہ، جواب دہندگان نے بمبئی عدالت عالیہ سے لیٹرز پیٹنٹ کی شق 12 کے تحت اجازت حاصل کرنے کے بعد بمبئی عدالت عالیہ میں مقدمہ دائر کیا تھا۔

منتقلی پٹیشن نمبر 870، سال 1993 کی اجازت دینا اور دوسری منتقلی پٹیشن کو خارج کرنا، یہ عدالت

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قرار دیا گیا کہ: 1.1. جہاں دو عدالتوں کو کسی بھی تنازعہ پر فیصلہ سنانے کا دائرہ اختیار حاصل ہے، معاہدہ کے ذریعے فریقین ایک کے دائرہ اختیار میں جمع ہو سکتے ہیں اور دوسرے کے دائرہ اختیار کو خارج کر سکتے ہیں۔ اس نقطہ نظر میں، فوری معاملے میں فریقین مدراس عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار میں پیش ہونے کے پابند ہیں۔

1.2. مدراس اور بمبئی دونوں عدالت عالیہان کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ تنازعہ کے موضوع پر دائرہ اختیار رکھتی ہیں حالانکہ کرایہ کی خریداری کے قرارداد کی شق 20 کی بنیاد پر فریقین نے مدراس عدالتوں کے دائرہ اختیار میں پیش کیا اور وہ اس شق کے پابند ہیں۔ ضمیمہ معاہدوں نے اصل قرارداد کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا ہے اور اس لیے یہ سوال کہ آیا انہیں بمبئی یا مدراس میں انجام دیا گیا تھا کیونکہ وہ اہمیت کھو دیتے ہیں۔

2. جہاں تک بمبئی عدالت عالیہ کا تعلق ہے، لیٹرز پیٹنٹ کی شق 12 کے تحت دی گئی اجازت مدراس عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کو خارج نہیں کر سکتی، خاص طور پر فریقین کے درمیان قرارداد کے پیش نظر۔

3. اس کے علاوہ مدراس میں مقدمہ وقت کے لحاظ سے پہلا تھا اور اس مقدمے کے جواب میں بھی جواب دہندگان نے دعوی کیا کہ انہیں نقصان پہنچا ہے۔ بمبئی میں مقدمہ مدراس مقدمہ قائم ہونے کے تقریباً چھ ماہ بعد دائر کیا گیا تھا اور اسی وجہ سے اسے جوابی کارروائی قرار دیا گیا ہے۔ دونوں مقدمات میں پیدا ہونے والے مسائل بہت سے معاملات میں مشترک ہونے کا امکان ہے۔

4. دو راستے کھلے ہیں: (i) بمبئی کا مقدمہ مدراس منتقل کرنا جس پر مؤخر الذکر کے ساتھ مقدمہ چلایا جائے؛ یا (ii) مدراس کا مقدمہ نمٹائے جانے تک مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 10 کے تحت بمبئی کا مقدمہ روکنا۔ تاکہ تمام مسائل کو فریقین کے ذریعے اور ان کے درمیان بالآخر ختم کیا جائے اور قانونی چارہ جوئی کو غیر ضروری اور غیر ضروری طور پر آگے نہ بڑھایا جائے، کارروائی کا پہلا طریقہ قابل ستائش ہے۔

5. آئین کا آرٹیکل 139 اے (2) اس عدالت کو کسی بھی عدالت عالیہ کے سامنے زیر التواء کسی بھی مقدمے کو کسی دوسری عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ یہ اس اختیار کو استعمال کرنے اور بمبئی عدالت عالیہ میں زیر التواء مقدمہ نمبر 6920، سال 1992 کو سی ایس نمبر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

1161، سال 1991 کے ساتھ مقدمے کی سماعت کے لیے مدراس عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کے لیے ایک مناسب مقدمہ ہے۔

شہری بنیادی دائرہ اختیار حکم: منتقلی کی درخواست (سی) نمبر 870، سال 1993 وغیرہ۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 139 اے کے تحت۔)

حاضر فریقین کے لیے پی چد مبرم، وی اے بوبڈے، راجیو دھون، سی اے سندرم، جی کے جین، مکل مدگل، راجیو کے گرگ، این ڈی گرگ اور کیلاش واس دیو۔

عدالت کا فیصلہ احمد، چیف جسٹس نے سنایا۔

میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹس اینڈ فنانس (پرائیویٹ) لمیٹڈ، جس کا رجسٹرڈ دفتر مدراس میں واقع ہے، نے مدراس عدالتِ عالیہ میں میسرز رادھیکا سنتھیٹکس لمیٹڈ کے خلاف ایک مقدمہ دائر کیا، جس کا نمبر سی ایس 91/1161 تھا، جس میں 26 اپریل 1989 کے ایک کرایہ خریداری معاہدے اور 1 جون 1989 کے ضمنی معاہدے کے تحت واجب الادا رقم کے طور پر 65,82,850 روپے بمع سود 62,75,778 روپے کے لیے ڈگری طلب کی گئی۔ مدعی مزید دعوی کرتا ہے کہ اس نے اس سے قبل مدراس عدالتِ عالیہ میں سی ایس نمبر 90/716 دائر کیا تھا جس میں ایک ایڈوکیٹ کمشنر کو اس مشینری کو ضبط کرنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا جو معاہدے کا موضوع تھی اور اس کے بعد فریقین کے درمیان مذاکرات پر، 19 اکتوبر 1990 کے دو مزید اضافی معاہدوں پر عمل درآمد کیا گیا اور اضافی معاہدوں کے پیش نظر، سی ایس نمبر 716، سال 1990 کو واپس لے لیا گیا۔ مدراس عدالتِ عالیہ کے سامنے موجودہ مقدمہ مدعاعلیہ میسرز رادھا سنتھٹکس لمیٹڈ کے طور پر دائر کیا گیا تھا، جو نومبر 1990 کے بعد سے قسطوں کی ادائیگی کرنے میں ناکام رہا۔ 26 اپریل 1989 کے معاہدے کے ساتھ منسلک شیڈول کے مطابق، مشینری میسرز پرائمیٹیکس مشینری پرائیویٹ لمیٹڈ، ڈومیولی، تھانے کے ذریعے فراہم کی جانی تھی۔ میسرز رادھا کا سنتھٹیکس لمیٹڈ کو انہیں فراہم کی جانے والی مشینری کے بارے میں کچھ شکایات تھیں۔ اس بارے میں میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فنانس (پی) لمیٹڈ نے مقدمے میں دعوی کیا کہ وہ صرف سرمایہ کار تھے اور میسرز پرائمیٹیکس مشینری پرائیویٹ لمیٹڈ کے ذریعہ فراہم کردہ مشینری میں کسی خرابی سے متعلق نہیں تھے۔ مدراس عدالتِ عالیہ میں مقدمے کے پیراگراف 12 میں کہا گیا ہے کہ مقدمے کی کارروائی کا سبب جزوی طور پر

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

مدراس میں پیدا ہوا جہاں اصل معاہدے کے ساتھ ساتھ اضافی معاہدوں کے تحت رقم واجب الادا اور قابل ادائیگی ہے۔

میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فینانس (پی) لمیٹڈ نے فیصلے سے پہلے منسلک کرنے کے لیے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 38 قاعدہ 5 کے تحت ممکنہ طور پر کچھ سود کی درخواستیں دائر کیں۔ ریکارڈ سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ میسرز رادھا سنتھٹیکس لمیٹڈ نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 38 قاعدہ 5 کے تحت درخواست کے جواب میں جوابی بیان حلفی دائر کیا۔ جوابی بیان حلفی کی کاپی ریکارڈ پر ہے۔ آرڈر 38 قاعدہ 5 کے تحت درخواست پر اعتراضات سبھی عیب دار مشینری کی فراہمی کے لیے مدعی کی ذمہ داری سے متعلق ہیں۔ اس میں دائرہ اختیار کے بارے میں کوئی اعتراض نہیں لیا گیا۔

رادھا سنتھٹکس لمیٹڈ نے میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فینانس (پی) لمیٹڈ کے خلاف 2,56,00,000 روپے کی وصولی کے لیے مقدمہ نمبر 692، سال 1992، بمبئی عدالت عالیہ میں دائر کیا، جس میں انہیں پروڈکشن یونٹ شروع صنعتی عمل میں ناکامی کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا جس کے لیے میسرز رادھا سنتھٹکس لمیٹڈ اور میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فینانس (پی) لمیٹڈ کے درمیان کرائے کی خریداری کا قرارداد عمل میں لایا گیا۔ دائرہ اختیار میں آتے ہوئے میسرز رادھا سنتھٹیکس لمیٹڈ نے اپنے مقدمے میں الزام لگایا کہ میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فنانس (پی) لمیٹڈ نے بمبئی میں میسرز رادھا سنتھٹیکس لمیٹڈ کے احاطے میں مشینری نصب کرنے پر اتفاق کیا تھا، کہ عیب دار مشینری بمبئی میں مدعا علیہان کے ذریعے فراہم کی گئی تھی، کہ قرارداد بمبئی میں انجام دیا گیا تھا، کہ مدعیوں کو بمبئی میں نقصان اور ضرر اٹھانا پڑا، اور یہ کہ بنائے نالش تمام مادی حصہ بمبئی میں پیدا ہوا ہے۔ میسرز رادھا سنتھٹیکس نے اپنے مقدمے میں مزید دعوی کیا ہے کہ انہوں نے بمبئی عدالت عالیہ سے لیٹرز پیٹینٹ کی شق 12 کے تحت اجازت حاصل کی ہے۔

میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فینانس (پی) لمیٹڈ کی طرف سے دائر منتقلی پٹیشن کی میسرز رادھا سنتھٹیکس اور دیگر باتوں کے ساتھ اس بنیاد پر مخالفت کی گئی کہ میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فنانس (پی) لمیٹڈ کا بمبئی میں ایک سرشتہ ہے، کہ پوری دستاویز بمبئی میں کی گئی تھی کہ میسرز رادھا سنتھٹیکس لمیٹڈ کی طرف سے کی گئی ادائیگیاں بمبئی میں کی گئی تھیں اور بمبئی میں میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فنانس (پی) لمیٹڈ کو موصول ہوئی تھیں، کہ بنائے نالش پورا سبب بمبئی میں

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

پیدا ہوا۔ میسرز چولا مندلم انویسٹمنٹ اینڈ فنانس (پی) لمیٹڈ کی جانب سے اس کے جواب میں جواب میں کہا گیا کہ بمبئی میں ان کا سر شتہ ایک چھوٹا فارورڈنگ آفس ہے، کہ کرایہ کی خریداری کا قرارداد مدراس میں انجام دیا گیا تھا، کہ چند قسطوں کی ادائیگی بھی مدراس میں کی گئی تھی اور کرایہ کی خریداری کے معاہدے کی قیود کے مطابق تمام واجب الاداا اور قابل ادائیگی رقم مدراس میں ادا کی جاتی ہے۔

26 اپریل 1989 کے کرائے کی خریداری کے قرارداد کی نقل "میمورنڈم آف ایگریمنٹ میڈ ایٹ مدراس" کے الفاظ کے ساتھ کھلتی ہے۔ قرارداد کی شق 20 دائرہ اختیار سے متعلق ہے جو کہ درج ذیل ہے:

"20. دائرہ اختیار: اس قرارداد کو کمپنی نے مدراس میں قبول کیا ہے اور اس پر عمل درآمد کیا ہے اور یہاں فریقین کے درمیان اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ اس کے تمام معاہدوں، قیود وضوابط کا مشاہدہ کیا جائے گا اور مدراس میں انجام دیا جائے گا اور ہائرر خاص طور پر اس بات سے اتفاق کرتا ہے اور عہد کرتا ہے کہ وہ یا اس کے نمائندے اور ایجنٹ اس قرارداد اور اس کے تحت کرائے کے آرٹیکلز سے متعلق صرف مدراس عدالتوں میں کوئی ثالثی یا دیگر قانونی کارروائی کا آغاز کریں گے۔ یہاں فریقین کے درمیان اس بات پر مزید اتفاق کیا گیا ہے کہ صرف مدراس عدالت کے پاس کسی بھی ثالثی یا قانونی کارروائی یا کسی بھی معاملے، دعوے یا تنازعہ کے سلسلے میں کسی بھی طرح سے اس قرارداد سے یا اس سے متعلق کسی بھی طرح سے مقدمے کی سماعت کرنے کا خصوصی دائرہ اختیار ہو گا۔

یہ طے شدہ قانون ہے کہ جہاں دو عدالتوں کو کسی بھی تنازعہ پر فیصلہ سنانے کا دائرہ اختیار ہے، معاہدہ کے ذریعے فریقین ایک کے دائرہ اختیار میں جمع ہو سکتے ہیں اور دوسرے کے دائرہ اختیار کو خارج کر سکتے ہیں۔ اس نظریے میں، یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فریقین مدراس عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے سامنے پیش ہونے کے پابند ہیں۔

19.10.1990 کے اضافی معاہدوں پر بمبئی میں میسرز رادھا سنتھٹکس لمیٹڈ کی جانب سے دستخط کیے گئے ہوں گے جیسا کہ ان کے 18.4.1991 کے خط سے ظاہر ہوتا ہے، لیکن ان کا مطلب ہے کہ وہ مدراس میں کیے گئے تھے۔ دونوں اضافی معاہدوں میں ایک شق ہے کہ اصل کرایہ کی خریداری کے قرارداد کے تحت آنے والے تمام قیود وضوابط نافذ رہیں گے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

بظاہر، زیادہ سے زیادہ مدراس عدالت عالیہ اور بمبئی عدالت عالیہ دونوں کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ وہ تنازعہ کے موضوع پر دائرہ اختیار رکھتے ہیں حالانکہ قرارداد کی شق 20 کی بنیاد پر فریقین نے مدراس کے دائرہ اختیار کو پیش کیا اور وہ اس شق کے پابند ہیں۔ اضافی معاہدوں نے اصل قرارداد کو مکمل طور پر ختم نہیں کیا ہے اور اس لیے یہ سوال کہ آیا انہیں بمبئی یا مدراس میں انجام دیا گیا تھا کیونکہ وہ اہمیت کھو دیتے ہیں۔ جہاں تک بمبئی عدالت عالیہ کا تعلق ہے، لیٹرز پیٹینٹ کی شق 12 کے تحت دی گئی اجازت، خاص طور پر فریقین کے درمیان قرارداد کے پیش نظر، مدراس عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کو خارج نہیں کر سکتی۔ اس کے علاوہ مدراس میں مقدمہ وقت کے لحاظ سے پہلا تھا اور اس مقدمے میں بھی، جواب میں، پہلے مدعاعلیہ نے یہ دلیل پیش کی کہ انہیں 2.16 کروڑ روپے کا نقصان پہنچا ہے۔ بمبئی میں مقدمہ مدراس مقدمہ قائم ہونے کے تقریباً چھ ماہ بعد دائر کیا گیا تھا اور اسی وجہ سے اسے جوابی کاروائی قرار دیا گیا ہے۔ دونوں مقدمات میں پیدا ہونے والے مسائل بہت سے معاملات میں مشترک ہونے کا امکان ہے۔ دو راستے کھلے ہیں (i) بمبئی کے مقدمے کو مدراس منتقل کرنے کے لیے جس پر مؤخر الذکر کے ساتھ مقدمہ چلایا جائے؛ یا (ii) مدراس کے مقدمے کے نمٹارے تک مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 10 کے تحت بمبئی کے مقدمے کو روکنا۔ تاکہ تمام مسائل کو فریقین کے ذریعہ اور ان کے درمیان آخر کار ختم کیا جائے اور قانونی چارہ جوئی غیر ضروری اور غیر ضروری طور پر طویل نہ ہو، کارروائی کا پہلا طریقہ ہمیں سراہتا ہے۔ آرٹیکل 139 اے (2) اس عدالت کو کسی بھی عدالت عالیہ کے سامنے زیر التواء کسی بھی کیس کو کسی دوسری عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ ہم مطمئن ہیں کہ یہ اس اختیار کو استعمال کرنے اور بمبئی عدالت عالیہ میں زیر التواء مقدمہ نمبر 6920، سال 1992 کو سی ایس نمبر 1161، سال 1991 کے ساتھ مقدمے کی سماعت کے لیے مدراس عدالت عالیہ میں منتقل کرنے کے لیے ایک مناسب مقدمہ ہے۔ منتقلی پٹیشن نمبر 870، سال 1993 کی اجازت اس کے مطابق ہوگی جس میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا جبکہ منتقلی پٹیشن نمبر 196، سال 1994 کو خارج کر دیا جائے گا جس میں اخراجات کے بارے میں کوئی حکم نہیں ہوگا۔

ٹی پی نمبر 870/93 منظور کی جاتی ہے۔

ٹی پی نمبر 196/94 خارج کر دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document